سرکاری رپورٹ　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　پندرھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۸؍فروری ۱۹۹۹ء بمطابق یکم شوال ۱۴۱۹ ہجری بروز جمعرات

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۵
۲	وقفہ سوالات۔	۶
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۳۱
۴	زیرو آور۔	۳۲
۵	قراردادیں۔	۳۴
	قرارداد نمبر ۶۰ منجانب عبدالرحیم مندوخیل (منظور)	۳۵
۶	قرارداد نمبر ۶۱ منجانب عبدالرحیم مندوخیل (منظور)	۳۸
۷	گورنر بلوچستان کے پروروگیشن آرڈر	۶۳

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پندرھواں اجلاس مورخہ ۱۸ر فروری ۱۹۹۹ء بمطابق یکم ذیقعد ۱۴۱۹ ہجری بروز جمعرات بوقت شام ۳ بجکر ۵۰ منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر میر عبدالجبار خان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ہ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيْهَا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ہ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

ترجمہ:۔ بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہی ہے۔ اور ہم اسی کے بندے ہیں۔ اور پھر وہ اس پر مستقیم رہے۔ تو انھیں کوئی خوف و خطر نہیں۔ اور نہ ان کو رنج و غم ہوگا وہ سب جنتی ہیں۔ اپنے اعمال کے بدلہ میں۔ وہ جنت ہی میں ہمیشہ رہیں گے

میر عبدالجبار خان جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وقفہ سوالات۔ سوال نمبر ۴۵۸ عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X ۴۵۸ مسٹر عبدالرحیم مندوخیل: بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین۔

کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ رفروری ۹۷ تا ۱۳ راگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات / اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ رفروری ۱۹۹۷ء سے تا حال محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکمہ جات / اداروں میں بھرتی کیے گئے آفیسران / اہلکاران کے نام ولدیت، گریڈ، عہدہ، جائے تعیناتی ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام وعہدہ بمعہ بھرتی قانون اور تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے۔

برائے وزیر بہبود آبادی سردار عبدالرحمان خان کھیتران:

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ۲۳ رفروری ۱۹۹۷ء تا ۱۳ راگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی محکموں اور ان سے منسلک محکمہ جات میں بھرتیوں پر پابندی تھی۔

(ب) اس دوران محکمہ بہبود آبادی میں ۶۴ اہلکاران کو بھرتی کیا گیا ہے انکی تفصیل آخر پر منسلک ہے

جناب اسپیکر: سوال کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہو تو دریافت فرمائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس میں سوال کیا گیا تھا کہ صوبائی حکومت نے نئی بھرتی ہونے پر پابندی عائد کی تھی تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہاں بھرتی کی گئی ہے لیکن قانون کے تحت اس کو بھرتی کیا گیا ہے ابھی ہماری سمجھ میں نہیں آیا ہے کہ ایک طرف تو گورنمنٹ پابندی عائد کرتی ہے اور دوسری طرف پھر اس کو کس طرح بھرتی کرتے ہیں یہ ذرا اگر ہو جائے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب ہم نے اس میں جواب دیا ہے کہ بھرتی پر پابندی تھی۔

میر محمد عاصم کرد: جناب پوائنٹ آف آرڈر۔ کیا Concerned minister نہیں ہے؟

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب Concerned minister لندن گئے ہیں اس کے behalf پر میں جواب دے رہا ہوں۔

میر محمد عاصم کرد: جناب اسپیکر اس سے پیشتر بھی آپ کئی دفعہ رولنگ دے چکے ہیں کہ concerned کو یہاں ہونا چاہئے آپ کی رولنگ کے باوجود یہاں کنسرنڈ منسٹر نہیں ہوتے ہیں کیا وجہ ہے آپ کی رولنگ پر عمل نہیں ہوتا ہے۔ آپ ریکارڈ دیکھیں کہ آپ نے کتنی بار پہلے رولنگ دی ہے۔

جناب اسپیکر: میری عرض اول تو یہ ہے اور کوشش ہوتی ہے اور ہے کہ متعلقہ وزیر صاحب موجود ہوں اور اگر نہیں تو آپ کے قواعد میں ہے اور گنجائش ہے کہ حکومت کسی بھی وزیر کو مقرر کر سکتی ہے کہ وہ جوابات دے وہ جواب دے رہے ہیں Thank you۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب پابندی کے دوران ۶۲ آدمیوں کو بھرتی کیا گیا ہے کچھ سردار چاکر خان ڈومکی کے دور میں ہوئے ہیں کچھ ہمارے ڈاکٹر تارا چند صاحب کے دور میں ہوئے ہیں تو واقعی اس وقت پابندی تھی لیکن بھرتی کیے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: اس کا ازالہ آپ کیسے کریں گے۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب چیف منسٹر کے پاس اختیار ہے وہ اس کو ریلیکس کر سکتے ہیں تو اس وقت relaxation چیف منسٹر سے لی ہو گی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: یہ جواب تو تسلی بخش نہیں ہے کیا انہوں نے اشتہار دیا جبکہ ہائی کورٹ کا فیصلہ بھی پڑا ہوا ہے ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق کہ انہوں نے اخبار میں اشتہار دیا ہے یا نہیں۔ قانونی طور پر تو یہ ہے کہ ان کو اشتہار دینا ہے کیا وہ ہمیں دکھا سکتے ہیں کہ یہ اشتہار دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کے سوال میں نہیں ہے کہ اشتہار دیا ہے یا نہیں۔ خواہ مخواہ اشتہار دیا ہو گا جو بھرتی کیے گئے ہیں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب یہ لامحالہ اشتہار دیا ہوگا اگر معزز ممبر چاہتے ہیں ان کی تسلی ہو تو ہم ان کو بتا دیں گے کہ کیا صورت ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب ہم کو یا ب اشتہار دکھا دیں اگلے اجلاس میں ہم کو دینا ہوگا۔

جناب اسپیکر: آپ کے سوال میں تو نہیں ہے بعد میں بتا دیں گے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر یہ ہمارے دفتر تشریف لے آئیں ہم ان کی تسلی کرائیں گے اگر نہ ہوا تو اگلے اجلاس میں یہ fresh question لائیں۔

جناب اسپیکر: اگر ہیں تو ان کو دے دینا۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب میں ایک بات کلیئر کرنا چاہتا ہوں سردار صاحب فرما رہے ہیں کہ اس وقت بھرتی پر پابندی عائد تھی تو اس کے باوجود ہم نے بھرتیاں کی تھیں ایسی بات نہیں ہے ہمارے پاس پروف ہے کہ کوئی بھرتی پر پابندی عائد نہیں تھی۔ (باہم گفتگو)

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): ڈاکٹر صاحب آپ کے behalf پر میں جواب دے رہا ہوں۔

ڈاکٹر تارا چند: اس وقت بھرتیاں میں نے کی تھیں اس وقت پابندیاں نہیں تھیں یہ غلط جواب مل رہا ہے اس وقت کوئی پابندی نہیں تھی فیڈرل ڈیپارٹمنٹ ہے بھرتیاں جو ہوئیں تھیں وہ صحیح ہوئی تھیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے ہمیں جواب دیا ہے کہ یہاں پر پابندی تھی یہ کوئی بات نہیں ہے۔ صوبائی حکومت نے خود لکھا ہے کہ بھرتی پر پابندی تھی۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب ex- minister خود جواب دے رہے ہیں میں بیٹھ رہا ہوں۔

میر محمد عاصم کرد: جناب یہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں رول اور ریگولیشن کے مطابق نہیں ہوئی ہیں اس میں جو میرٹ سسٹم ہے اس کو نظر انداز کیا گیا ہے اس میں میرے حلقے کی تین تحصیلوں کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے اس میں میری تین تحصیلوں کے ایک بھی آدمی کو رکھا نہیں گیا ہے وجہ کیا ہے اپنے سارے

من پسند کو رکھا گیا ہے نہ انٹرویو ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: اس کے لئے آپ یوں فرمائیں میرٹ کی بات ہے تو الف، ب، ج ہے ان کی میرٹ تھی ان کو نہیں رکھا گیا ہے ان کو چھوڑا گیا ہے۔

میر محمد عاصم کرد: جناب بالکل announce ہی نہیں کیا ہے کوئی اشتہار وغیرہ۔

جناب اسپیکر: وہ کہہ رہے ہیں announce کیا ہے اشتہار دیا ہے وہ کہہ رہے ہیں۔ ترین صاحب کا سوال تھا تو انہوں نے کہا کہ اشتہار تھا تو میں پیش کر دوں گا۔

میر محمد عاصم کرد: جناب کسی اخبار میں اشتہار نہیں آیا۔

جناب اسپیکر: آپ بتائیں کس اخبار میں نہیں آیا کس تاریخ کو۔ کس اخبار میں چاہتے ہیں اسکا جواب سردار صاحب نے دے دیا ہے کہ ہم نے یقیناً سپریم کورٹ کے فیصلے کو مدنظر رکھتے ہوئے اشتہارات دیئے ہونگے اور میں پیش کروں گا یہ سوال میں نہیں تھا اگر سوال میں ہوتا تو وہ اب پیش کرتے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر میں نے عرض کیا ہے سردار مصطفیٰ سے بھی اور عاصم کرد سے بھی میری گزارش ہے کہ وہ دفتر میں آئیں ہم ان کو ریکارڈ provide کر سکتے ہیں اگر اس میں کوئی خامی تھی تو دوسرے اجلاس میں یہ فریش سوال لے آئیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

میر فتح علی عمرانی: جناب محکمہ خود بولتا ہے کہ پابندی تھی اور پابندی کے باوجود ۶۴ آدمی بھرتی کئے گئے ابھی اس کا ہاؤس میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ نیا سوال لے آئیں اس کا کیا ہوگا۔

جناب اسپیکر: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے ہٹ کر کوئی اور بات آپ پوچھنا چاہتے ہیں آپ نیا سوال کریں۔

میر فتح علی عمرانی: کوئی اشتہار نہیں۔ چوری چھپے بھرتی کرتے جا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: میں کہتا ہوں محکمہ والے خود بولتے ہیں پابندی تھی پابندی کے باوجود ۶۴ بھرتی ہوئے میں دیکھوں گا وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی اختیارات ہیں وہ relax کر سکتا ہے وہ میرے پاس

آئیں جو چیز ہوگی آپ کو بتادیں گے۔

میر محمد عاصم کرد: جناب اسپیکر اس سے پہلے بھی کہا کہ ban ہے کوئی بھی appointment نہیں ہوسکتا اسکے باوجود پھر یہ کیسے ہوئے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: پوائنٹ آف آرڈر جناب رول پانچ کے تحت چیف منسٹر relax کرسکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ کس چیز کا rule 5۔ وہ کیا کرسکتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: کسی appointment کا۔ اس میں چیف منسٹر کو اختیار ہے۔

جناب اسپیکر: اس قاعدے اور قانون کا نام کیا ہے۔

شیخ محمد جعفر خان مندوخیل (وزیر): جناب اسپیکر میں اس کی وضاحت کروں گا rule 5 میں یہ پبلک سروس کمیشن کا رول ہوتا ہے اس کی preview سے with draw کرنا ہوتا ہے وہ الگ ہے جو بھی اتھارٹی پابندی لگاتی ہے وہ لفٹ بھی کرسکتی ہے۔ میں کسی چیز پر پابندی لگاتا ہوں میں لفٹ بھی کرسکتا ہوں۔

جناب اسپیکر: یہ تو ہوگیا ہے۔ اگلا سوال نمبر ۲۸۲ عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X ۲۸۲۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ ترین):

کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

۱۴ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیرانتظام منسلک محکمہ جات / اداروں سے تبادلہ شدہ آفیسران / اہلکاران کے نام عہدہ، گریڈ، مقام تبادلہ و مقام تعیناتی، عہدہ اور ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز تبادلہ شدہ آفیسران / اہلکاران اپنے سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصے تعینات تھے تفصیل دی جائے۔

برائے وزیر بہبود آبادی سردار عبدالرحمان کھیتران:

۱۴ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ بہبود آبادی میں ۱۳ آفیسران اور ۵۸ اہلکاران کے

تبادلے کیے گئے تفصیل آخر پر منسلک ہے (ب)

X **جناب اسپیکر:** کوئی ضمنی نہیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر تاراچند۔

X ۵۸۲ ڈاکٹر تاراچند:

کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ بہبود آبادی کے لئے وفاق اور صوبے کی جانب سے سال رواں کے بجٹ میں کل کس قدر فنڈ ملا ہے۔ نیز خرچ کی تفصیل بھی بتلائی جائے۔

(ب) وزارت کا عہدہ سنبھالنے سے لے کر اب تک کن کن مراکز کا دورہ کیا گیا ہے نیز موجودہ ڈائریکٹر جنرل اور دیگر ڈائریکٹروں کی گریڈ وار مقام تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔

برائے وزیر بہبود آبادی سردار عبدالرحمان کھیتران:

(الف) سال رواں کے لئے A.D.P میں ۱۲۶٫۰۰ ملین ہے اس میں سے دسمبر ۱۹۹۸ء تک ۵۳٫۵۹۵ ملین حکومت پاکستان نے جاری کیے ہیں صوبائی حکومت نے کوئی فنڈ نہیں دیا ہے کیونکہ یہ فیڈرل فنڈ و پروگرام ہے۔ دسمبر ۱۹۹۸ء تک ۳۸٫۳۳۸ ملین روپے خرچ ہوئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i)	ایڈمنسٹریٹو آرگنائزیشن "	۱۷٫۰۳۹ ملین روپے
(ii)	فیملی ویلفیئر سینٹرز "	۹٫۲۰۴ "
(iii)	ریپروڈکٹیو ہیلتھ سینٹرز "	۲٫۸۲۸ "
(iv)	موبائل سروس یونٹ "	۱٫۵۱۰ "
(v)	ویلیج بیس ایف۔ ڈبلیو ورکر "	۷٫۴۹۲ "
(vi)	کیمونیکیشن اینڈ اسٹریٹیجی	۰٫۱۲۴ "
(vii)	رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنرز	۰٫۱۹۱ "
	ٹوٹل	۳۸٫۳۸۸

(ب) وزیر بہبود آبادی نے کوئٹہ کے علاوہ مندرجہ ذیل فلاحی مراکز کا معائنہ کیا۔

(۱) فلاحی مرکز مچھ (۲) فلاحی مرکز ڈھاڈر (۳) فلاحی مرکز سبی

(۴) فلاحی مرکز اوستہ محمد (۵) فلاحی مرکز ڈیرہ مراد جمالی (۶) فلاحی مرکز مستونگ

(۷) فلاحی مرکز جعفر آباد (۸) فلاحی مرکز قلات (۹) فلاحی مرکز خضدار

(۱۰) فلاحی مرکز بیلہ (۱۱) فلاحی مرکز حب (۱۲) ای ایس یو پشین

(۱۳) ایم ایس یو سبی (۱۴) ایم ایس یو جعفر آباد (۱۵) ایم ایس یو خضدار

(۱۶) ریپروڈکٹیو (RHS) ہیلتھ سینٹر سبی (۱۷) ریپروڈکٹیو (RHS) ہیلتھ سینٹر جعفر آباد

(۱۸) ریپروڈکٹیو (RHS) ہیلتھ سینٹر خضدار۔

تفصیل ڈائریکٹر جنرل اور دیگر ڈائریکٹرز صاحبان کی حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	گریڈ	مقام	تاریخ تعیناتی
۱۔	محمد اختر خان	بی۔۱۹	کوئٹہ	۹۸۔۱۔۱۹
۲۔	محمد اکبر مینگل	بی۔۱۸	"	۹۶۔۵۔۷
۳۔	عبدالواسع	بی۔۱۸	"	۹۶۔۱۱۔۲۴
۴۔	ڈاکٹر شفیع حنیف	بی۔۱۸	"	۹۸۔۶۔۲۶
۵۔	حاجی محمد اسلم	بی۔۱۸	لورالائی	۹۸۔۶۔۲۶
۶۔	نصیر احمد کرد	بی۔۱۸	سبی	۹۸۔۶۔۲۶
۷۔	یوسف علی جمالی	بی۔۱۸	خضدار	۹۸۔۶۔۲۶

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۵۸۲ پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر محکمے کو اتنا بجٹ اسلام آباد سے مل رہا ہے محکمے کو اسلام آباد کی طرف سے تو وزیر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ بلوچستان کی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے اب کتنا

figure ہے؟

جناب اسپیکر: سوال کیا بنتا ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: سوال یہ ہے کہ جب اتنا سارا بجٹ جب مرکز دے رہا ہے بلوچستان کو کہ آپ بلوچستان کی پاپولیشن کو کنٹرول کریں گے تو اس وقت منسٹر صاحب فگر دے سکتے ہیں کہ آبادی کتنی فیصد کنٹرول ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: آبادی کنٹرول ہوئی یا نہیں ہوئی۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر صاحب بلوچستان کی آبادی پہلے ہی کنٹرول میں ہے تو اس میں میرا خیال ہے یہ نیا سوال بنتا ہے کہ کتنی آبادی کو ہم نے کنٹرول کیا ہے یہ جو گرانٹ آتی ہے یہ مرکز سے ہمیں ملتی ہے صوبائی حکومت کا ایک پیسہ بھی نہیں ہوتا ہے اور مختلف آئیٹم برتھ کنٹرول کے doner ایجنسیوں کے ہمارے پاس ہوتے ہیں اس وقت جو پاپولیشن کنٹرول کرنے والی بین الاقوامی ایجنسیاں ہیں وہ ہمیں ادویات بھی دیتی ہیں مختلف طریقے ہیں آبادی نہیں بڑھی ہے

ڈاکٹر تارا چند: آبادی تو بڑھی ہے جب میں منسٹر تھا تو مجھے بریفنگ دی گئی کہ آبادی بڑھی ہے اس ٹائم تو بڑھ رہی تھی ۶ ماہ میں کم ہوگئی ہے یہ متعلقہ وزیر کا کام ہے وہ بتائے۔

جناب اسپیکر: اس کا جواب تو دیں کہ آبادی بڑھی ہے تو کتنی بڑھی ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): ہمارے پاس آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے ٹارگٹ تھا ۲.۸ اور اس میں اس وقت تک ہم ۲.۶ تک پہنچ چکے ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۴۶۰ عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X۴۶۰۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین):

کیا وزیر زکوٰۃ حج و اوقاف از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۹۷ تا ۳۱ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات / اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تا حال محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکمہ جات/اداروں میں بھرتی کیے گئے آفیسران/اہلکاران کے نام ولدیت، گریڈ، عہدہ، جائے تعیناتی ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام وعہدہ بمعہ بھرتی قانون وقواعد اور تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر زکوۃ حج واوقاف مولانا فیض اللہ اخوندزادہ:

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ عرصہ میں محکمانہ طور پر براہ راست بھرتی پر صوبائی حکومت نے پابندی عائد کی ہوئی تھی۔

(ب) تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) **محکمہ زکوۃ**۔ محکمہ زکوۃ میں مسمی عبدالعلی ولد عبدالحق ساکن لورالائی کو بحیثیت۔ ڈرائیور گریڈ ۴ ضلع زکوۃ کمیٹی لورالائی میں صوبائی حکومت کیجانب سے منظوری کے بعد خالی آسامی پر تعینات کیا گیا۔

(۲) **محکمہ حج واوقاف**۔ محکمہ حج واوقاف میں ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا حال کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

جناب اسپیکر: یہ صحیح ہے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۲۰ ۴ کے متعلق کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس میں انہوں نے پھر یہ جواب دیا تھا کہ حکومت نے اس پر پابندی عائد کی تھی لیکن اس کے باوجود کچھ لوگوں کو لگایا گیا ہے ابھی یہ ہمیں پتہ نہیں کیا وجہ ہے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ وزیر حج اوقاف: ایک ڈرائیور وزیر اعلیٰ کی اجازت سے لگایا ہے اور کوئی تعینات نہیں ہوا ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: کیا آپ نے اس کا اخبار میں اشتہار دیا ہے۔ یہ قانون سب کے لئے ہے یہ بتائیں کہ اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے یا نہیں۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ وزیر حج اوقاف: اشتہار کی کیا ضرورت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے خود لگایا ہے۔ اس وقت کورٹ کا فیصلہ نہیں تھا۔ باہم گفتگو۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر): اس وقت ہائی کورٹ کا آرڈر نہیں تھا میں خود فائل وزیر اعلیٰ کے پاس لے گیا انہوں نے خود ایک ڈرائیور کا آرڈر کر دیا ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین: کیا انہوں نے اخبار میں اشتہار دیا۔

میر محمد عاصم کرد: جناب اس پر میرا ایک ضمنی سوال ہے جناب مولانا صاحب نے کیوں یہ تعینات کیا انہوں نے سپریم کورٹ کے آرڈر کی وائلیشن کی ہے وہ اس کا جواب دیں۔ سپریم کورٹ کی طرف سے کوئی پابندی نہیں تھی؟

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر): اس وقت ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کا کوئی آرڈر نہیں تھا۔

میر محمد عاصم کرد: جناب میں سپریم کورٹ کا حکم دکھا دیتا ہوں اس وقت سپریم کورٹ کی پابندی تھی۔ میں سپریم کورٹ کا حوالہ دے رہا ہوں۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر: نہیں نہیں۔ آپ سوال کا متن تو پڑھے محکمہ حج اور اوقاف ۲۳ فروری ۹۷ء تا حال کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔ آپ خواہ مخواہ مولانا صاحب کو پریشان کر رہے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین: نہیں جی پابندی کے باوجود انہوں نے ایک ڈرائیور کو بھرتی کیا ہے۔

جناب اسپیکر: ساتھ میں آخری فقرہ پڑھیں۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر): یہ پابندی نہیں تھی اختر مینگل صاحب نے لگایا تھا۔

جناب اسپیکر: ہاں پہلے کا لگا ہوا ہے۔

میر محمد عاصم کرد: اس وقت بھی یہ محکمہ آپ کے پاس تھا بھرتی آپ نے کیا وزیر اعلیٰ نے کیا۔

میر محمد عاصم کرد: جناب سپریم کورٹ کا حکم ہے کہ باقاعدہ اختیار دینا ہے اب ہم آپ کی بات مانیں یا سپریم کورٹ کا حکم مانیں۔ آپ رولنگ دیتے ہیں کہ نہیں۔

جناب اسپیکر: آپ دیکھیں سپریم کورٹ ۲۳ فروری کے بعد پابندی لگی ہے۔

میر محمد عاصم کرد: جناب سیکریٹری لابی سے ان کو پرچی بھیجتے ہیں وہ پڑھتے ہیں اس کا جواب دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: سیکریٹری اس لئے آتے ہیں کہ وہ اپنے وزراء کی رہبری کرتے ہیں پرچی بھیج سکتے ہیں وہ اس لئے یہاں آکر بیٹھتے ہیں۔کل جب انشاء اللہ جب آپ وزیر بنیں گے تو آپ کو بھی پرچی آئے گی۔اپنے وزرا کو بتاتے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: سوال ہم نے پڑھا ہے ہماری تسلی نہیں ہوئی۔

جناب اسپیکر: ۲۳ فروری کے بعد یہ بھرتی ہوئی ہے پابندی بعد میں لگی ہے۔

میر فتح علی عمرانی: جناب آپ کا فرمان ہے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ نہیں ہے بعد میں ہے تو اخبار والے اوپر بیٹھے ہوئے گیلری میں ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے ایک گریڈ سے لے کر آخر تک اشتہار دینا ضروری ہے اس کے بعد اپائنٹمنٹ (Oppointment) ہونا چاہیے آپ نے رولنگ دی ہے کہ اشتہار ضروری نہیں میں پریس والوں کو بولتا ہوں کہ آپ کی رولنگ اخبار میں دینا چاہیے۔

جناب اسپیکر: آپ بات کو سمجھیں کس تاریخ سے پابندی لگی ہے۔

میر فتح علی عمرانی: دو سال سے پابندی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال کو آپ پڑھتے نہیں؟ تو میں کیا کروں یہ لکھا ہے کہ اس دوران میں جب پابندی لگی ہوئی تھی ہم نے کوئی بھرتی نہیں کی ہے سیدھی سادھی سی بات کر رہے ہیں۔آپ ذرا اس کو پڑھیں۔ (مداخلت)

میر محمد عاصم کرد: جناب مولانا صاحب.........

جناب اسپیکر: چلیں جی آگے چلیں۔

میر محمد عاصم کرد: جناب وہ اس کا جواب دیں آپ ہماری بات بھی نہیں سنتے ہیں پھر ہم کہاں جائیں۔

جناب اسپیکر: کیا۔

میر محمد عاصم کرد: جناب پہلے کہتے ہیں خود بھرتی کیا ہے اور پھر کہتے ہیں وزیر اعلیٰ نے کیا ہے۔

جناب اسپیکر: اس کا وہ جواب دے رہے ہیں۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): جناب یہاں واضح لکھا ہوا ہے کہ حکومت سے باقاعدہ اجازت لی گئی اگر صرف اشتہار دینے کی بات ہے تو یہ محکمہ کے پاس جائیں وہ یہ ان کو دکھائینگے یہ محکمہ سے پوچھ لیں گے اور کہیں سپریم کورٹ کے فیصلے کی وائلیشن (Vilation) ہوئی تھی تو ڈرائیور کو نکال دینگے۔

میر محمد عاصم کرد: جناب وہ اس کا جواب دیں۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین: جناب وہ خود اس کا جواب نہیں دے رہے ہیں متعلقہ وزیر ہیں آپ کیوں جواب دے رہے ہیں متعلقہ وزیر اس کا جواب دے۔

جناب اسپیکر: بس۔ یہ مذاق کی بات نہیں ہے میری بات سنیں۔ ہمیں ہاؤس کا ڈیکورم رکھنا ہے Answer is very very clear انہوں نے لکھا ہے کہ ایک ڈرائیور بھرتی کیا گیا ہے وہ بھی صوبائی حکومت کی جانب سے منظوری کے بعد خالی آسامی پر تعینات کیا گیا ہے اس کی منظوری انہوں نے لی ہے اور پھر نیچے کہتے ہیں کہ ۲۳ فروری کے بعد اب تک کوئی بھرتی نہیں کی ہے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب ایک ڈرائیور کو تو بھرتی کیا ہے۔

جناب اسپیکر: وہ تو منظوری کے بعد کیا ہے جو صوابدیدی اختیارات تھے اس کے تحت کیا ہے جواب تو ٹھیک ہے۔ وہ ان کو پڑھ دیں۔

عبدالحفیظ لونی: پڑھنا آپ کو نہیں آتا ہے خود ان پڑھ ہیں۔ انہوں نے تفصیل سے لکھا ہوا ہے آپ کو تحریری جواب موصول ہے اور وہ کہہ رہے ہیں اس سے پہلے ڈرائیور لگا ہوا ہے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب میں معزز ممبر سے کہوں گا کہ وہ جمعیت العلمائے اسلام کے ممبر ہیں ان کی داڑھی نہیں ہے ان پڑھ میں ہوں یا وہ ہے۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں (مداخلت)۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین: جناب والا اس کے متعلق ہمارا سوال یہ ہے کہ ٹھیک ہے حکومت نے

اس کی منظوری دی ہے لیکن ان کا کہنا ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کا فیصلہ ہم مان لیتے ہیں سب کچھ ہم مان لیتے ہیں لیکن محکمے کا رول جناب یہ ہے کہ انہوں نے اخبار میں اشتہار دینا ہے یہ ہم سب تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود محکمے کا رول ہے کہ وہ اخبار میں اشتہار دیں تو یہ محکمہ کی طرف سے ہمیں اخبار کا اشتہار دکھا سکیں گے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران: عرض یہ ہے کہ یہ وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی اختیارات کے تحت بھرتی کیا گیا ہے۔ معزز ارکان سے ہماری گزارش ہے کہ وزیر صاحب کے دفتر میں آ جائیں ہم ان کو مطمئن کریں گے اگر اشتہار نہیں دیا گیا تھا تو ہم اس ملازم کو نکال کر دوبارہ بھرتی کریں گے۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین: یہ وعدہ ہے۔

میر محمد عاصم کرد: یہ وعدہ وزیر صاحب خود کریں۔ سردار عبدالرحمان کی طرف سے ہم کس طرح یقین کریں۔ وہ ایوان میں وعدہ کریں سردار عبدالرحمان سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ نہ بولیں وزیر خود بولیں۔ (باہم گفتگو)

جناب اسپیکر: میری رکویسٹ ہے آپ تشریف رکھیں۔ پرنس موسیٰ جان صاحب بیٹھ جائیں۔ سوال نمبر 241 عبدالرحیم مندوخیل۔

X۲۴۱۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ ترین):

کیا وزیر صنعت و حرفت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ رفروری ۹۷ تا ۱۳ راگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات/ اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ رفروری ۱۹۹۷ء سے تا حال محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکمہ جات/ اداروں میں بھرتی کئے گئے آفیسران/ اہلکاران کے نام ولدیت، گریڈ، عہدہ، جائے تعیناتی اور ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام و عہدہ بمعہ بھرتی قانون و قواعد اور تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے۔

برائے وزیر صنعت وحرفت سردار عبدالرحمان خان کھیتران:

نظامت صنعت وحرفت بلوچستان

(الف) جی ہاں ۲۳ رفروری تا ۱۳ راگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے بھرتی پر پابندی عائد تھی۔

(ب) ۲۳ رفروری ۱۹۹۷ء تا حال محکمہ صنعت میں درج ذیل شخص بھرتی ہوا ہے۔

(i)	نام	ناصر حسین
(ii)	ولدیت	زاہد حسین
(iii)	گریڈ	۱۶
(iv)	عہدہ	بوائلر انسپکٹر
(v)	جائے تعیناتی	کوئٹہ
(vi)	مجاز اتھارٹی	اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے کی۔
(vii)	پبلک سروس کمیشن	
(viii)	تشہیر کی تفصیل	تشہیر نہیں کی گئی تھی۔

محکمہ سمال انڈسٹریز بلوچستان

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) ۲۳ رفروری ۹۷ء تا حال محکمہ ہذا میں بھرتی کئے گئے آفیسران/ اہلکاران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(صفحہ ۱۴ کے صفحہ ۱۰ کی تعمیل آئے گی)

asem7 کا (صفحہ ۱۴ کا صفحہ نمبر ۱۰ کا ضمیمہ ہے)

نمبر شمار	نام	ولدیت	گریڈ	عہدہ	جائے تعیناتی	ضلع رہائش	مجاز اتھارٹی کا نام و عہدہ	بھرتی قانون و قواعد و تشہیر کی تفصیل
۱۔	اللہ ڈنہ	جیہ خان	۱۲	جونیئر اسکیل اسٹینوگرافر	ڈائریکٹریٹ آف اسمال انڈسٹریز کوئٹہ	نصیر آباد	جناب عبدالرحمٰن کھیتران سابقہ وزیر صنعت و حرفت	آسامی مشتہر کی گئی
۲۔	محمد بخش	لعل محمد	۱	نائب قاصد	ڈائریکٹر آف سمال انڈسٹریز کوئٹہ	کوئٹہ	جناب جام علی وزیر صنعت و حرفت	"

(نوٹ)......عارضی تقرری صرف تین ماہ کے لئے کی گئی۔

نظامت ترقی معدنیات بلوچستان کوئٹہ

(الف) صوبائی حکومت کی جانب سے ۲۳ فروری ۹۷ء سے ۶ ستمبر ۹۸ تک بھرتی پر پابندی تھی۔ ۷ ستمبر ۹۸ء سے بھرتی پر سے پابندی اٹھالی گئی۔

(ب) اس دوران محکمہ ہذا میں کوئی بھرتی نہیں کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۶۱۴ پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔ جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس کے متعلق وہی سوال بنتا ہے وہ حکومت نے پابندی لگائی ہے اور انہوں نے بھرتی کی ہے پھر ہم یہ سوال کریں گے کہ وہ اس کے لئے اخبار کا اشتہار دکھا سکیں گے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب متعلقہ وزیر اس کا خود جواب ضرور دے سکتے ہیں۔ جناب وزیر متعلقہ صاحب تیسری مرتبہ اس سیشن میں نہیں ہیں جام اکبر صاحب۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ رات کو ڈھائی بجے تک کراچی میں پھرتے ہیں اور ڈھائی بجے کے بعد جب میں آ کر سوتے ہیں جب اس کا متعلقہ وزیر ہے جام صاحب خود اس کا جواب کیوں نہیں دیتے ہیں۔ وہ وزیر بنے ہوئے ہیں بڑی گاڑیوں میں پھرتے ہیں مداخلت۔

جناب اسپیکر: باقی آپ پرسنل میں نہ جائیں میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں جی بیٹھیں جی۔ آپ سے اتفاق کرتا ہوں میں نے متعدد بار ان کو نہ زبانی کہا ہے بلکہ ان کو لکھ کے بھی میں نے دی ہے اور میں نے اس کا سخت نوٹس لیا ہے کہ اول تو متعلقہ وزراء صاحبان موجود ہوں اور اگر نہیں ہیں تو اس سے مجھے پہلے بتایا جائے کہ وہ کیوں نہیں ہیں؟ اس پر مجھ سے اجازت لے کر انہوں نے کیا ہے اس لئے میں عرض کر رہا ہوں۔ یہ ہو سکتا ہے قواعد یہ ہیں۔

پرنس موسیٰ جان: سر قواعد میں ہے۔

جناب اسپیکر: اور اس کا ہونا چاہیئے ان کو بیٹھنا چاہیئے یہاں پر۔ ان کی ذمہ داری ہے۔

پرنس موسیٰ جان: سر میں مانتا ہوں قواعد میں ہے لیکن سر جب وہ ہاؤس......

جناب اسپیکر: ۴۳ آدمیوں کا ہاؤس ہے ٹھیک ہے جی۔ ۴۳ کا ہاؤس ہے ہر ایک کو موجود ہونا چاہیے۔ آپ کی بات کے مطابق ہر شخص کو اسمبلی ممبر کو یہاں موجود ہونا چاہیے۔

پرنس موسیٰ جان: سر لیکن آپ یہ نوٹس لیں کہ He is Minister sir.

Mr. Speaker I agree with you. I agree with you.

پرنس موسیٰ جان: Prince Musa He is representing the department sir.

Mr. Speaker I am supporting your version.

پرنس موسیٰ جان: تو سر میں یہ سمجھوں گا کہ آپ ان کو تنبیہ کریں سر کہ کم از کم وہ منسٹر صاحبان..... آپ دیکھیں سر جعفر صاحب اور سردار عبدالرحمٰن صاحب یہ جتنے مسلم لیگ والے ہیں سب کے جواب یہ بیچارے دے دیتے ہیں۔ سر وہ جو بیٹھے ہوئے ہیں Sir they are educated people. The have been elected from their areas. تو سر وہ elect کس لیے ہوئے ہیں۔ سر کام تو ہمیں بھی ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ دیکھیے وقت ضائع نہ کریں۔ Please do not waste your time neither time of the House. Please, thank you very much.

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر پرائمری ایجوکیشن): جناب اسپیکر صاحب میں نے کہا کہ بھرتی پر پابندی تھی اور یہ تین آدمی بھرتی کیے گئے ہیں اس میں پہلا تو یہ جو ناصر حسین ہے ایک ناصر حسین یہ ایک دوسرا لڑکا تھا مجھے ابھی نام یاد نہیں ہے اس کا ادھر انہوں نے ذکر نہیں کیا ہے یہ بوائلر انسپکٹر سی ایم سیکریٹریٹ سے سردار اختر کے دور میں یہ actualy جو بوائلر انسپکٹر ہے یہ جا کر کارخانوں میں جو بوائلر لگے ہوتے ہیں اس کو چیک کرتا ہے اور سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں یہ چیف انسپکٹر ہوتا ہے اور یہ اس کے ماتحت انسپکٹر کام کرتے ہیں۔ تو میں اس وقت وزیر تھا یہ سی ایم سیکریٹریٹ

نے بغیر ایڈورٹائزمنٹ کی اپائنمنٹ کیا تھا اس وقت ایک کمشنر مکران لگا تھا اس کا نام بھی اچھا تھا۔ ایک ان کا relative تھا اور ایک یہ دوسرا لڑکا تھا۔ تو میں نے اس کو resist کیا تھا کہ یہ غلط ہے ان کی بھرتی غلط ہے یہ اس معیار پر بھی پورے نہیں اتر رہے تھے لیکن اس کے باوجود over rule کر کے اس وقت کے سی ایم صاحب نے یہ بھرتی کی تھیں۔ تو کوئی اشتہار وغیرہ ان کے لئے کوئی نہیں دیا گیا۔ جس کا میں گواہ ہوں۔ باقی جو دو یہ ہم نے......

جناب اسپیکر: جب آپ اسے تسلیم فرماتے ہیں پھر تو سوال درست ہے پھر آپ ازالہ کیسے کریں گے؟

(وزیر پرائمری ایجوکیشن): جی میں یہ ایوان پر چھوڑتا ہوں کہ جو بھی اس بارے میں فیصلہ کرے۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو): ان کے اقتدار میں وہ بھی نہیں کیا اناؤنس بھی نہیں پوسٹوں کو اور اپنی من مانی سے اپنے من پسند افراد کو لگایا گیا ہے......

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے وہ تو کہہ رہے ہیں۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو): کیا یہ درست ہے یہاں تو ہمارے سارے حلقوں کا حق بھی بنتا ہے ان پوسٹوں پر۔

جناب اسپیکر: نہیں دو آدمی بھرتی ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں درست ہے۔ من مانی کی گئی ہے۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو): بات یہی ہے کہ انہوں نے سپریم کورٹ کے رول کی violation کی ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک بولتے ہیں بالکل۔

(وزیر پرائمری ایجوکیشن): بالکل میں accept کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: وزیر کہہ رہے ہیں کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں۔

(وزیر پرائمری ایجوکیشن): ایک تھا علی رضا چیف انسپکٹر بو اہکر اس کا یہ چاہیئے تھا کہ اس کے

لئے اے گریڈ ڈگری اس میں بوائلرز میں تو اس کی کنڈیشن بھی ہے یہ اس میں ہم نے اس کو دی تھی پبلک سروس کمیشن کو دی تھی پبلک سروس کمیشن کے پاس اس وقت تک کوئی بھی نہیں آیا تو اس کی purview سے نکال کے یہ سی ایم صاحب نے ان دونوں کے آرڈر کئے تھے یہ علی رضا کے پاس ابھی میرا خیال ہے ایک ہفتہ پہلے میں دو ہفتہ پہلے اخبار میں دیکھ رہا تھا کہ اس نے اے گریڈ کیا ہے تو ہمارے پاس اس وقت ایک پی ٹی وی کا اے گریڈ کا بند بوائلر انسپکٹر ہم نے borrow کیا ہوا تھا پی ٹی وی سے تو وہ چونکہ sensative مسئلہ ہے ہر سال ان کی inspection کرنی پڑتی ہے اپنے جو بھی انڈسٹریز ہیں جس میں بوائلرز even آپ کے سوئی جہاں پر گیس کا کمپریسر پلانٹ ہے اس میں بھی اس قسم کے بوائلر ہیں اور یہ انتہائی sensative ہوتا ہے تو ہم نے borrow کیا ہوا تھا لیکن ان کے سی ایم صاحب نے اس کے پبلک سروس کمیشن کے purview سے نکال کے خود ہی آرڈر کئے تھے۔ لیکن اس کی ایڈورٹائزمنٹ اس نے پبلک سروس کمیشن نے کی تھی اس کے پاس وہ کوالیفائی نہیں کر رہے تھے یہ۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا ایک سوال اور۔

جناب اسپیکر: جی۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: اس میں جناب والا انہوں نے نوٹ لکھا ہوا ہے کہ عارضی طور پہ......

(وزیر پرائمری ایجوکیشن): سردار صاحب میں اسی پر آ رہا ہوں ابھی۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جی۔

(وزیر پرائمری ایجوکیشن): یہ دو، دوسرے جو ایک نائب قاصد ہے اور ایک بارہ گریڈ کا جونیئر اسکیل......

جناب اسپیکر: جونیئر اسکیل اسٹینوگرافر ہے۔